

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 اپریل 1958

فرم میسر زپیارے لال ہری سنگھ

بنام

دی سٹیٹ آف پنجاب و دیگر۔

(ایس آر داس چیف جسٹس، ویٹنار امانر، ایس کے داس، اے کے سرکار اور ویوین بوس جسٹس صاحبان)

سیلز ٹیکس۔ عمارتی معاہدے۔ تعمیراتی کاموں میں مواد کی فراہمی پر ریاست کی ٹیکس لگانے کی طاقت۔ آیا عمارتی معاہدے میں مواد کی فروخت کے لئے ایک الگ معاہدہ شامل ہے مشرقی پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 (مشرقی پنجاب سولہویں، سال 1948)، دفعات 2 (d)(j) 4(1)۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 (26 جیو 5 باب 2)، شیڈول VII، فہرست II، اندراج 48.

درخواست گزار جو ریاست پنجاب میں تعمیراتی ٹھیکے دار تھے، ان پر سیلز ٹیکس حکام نے ایسٹ پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 کی توجیحات کے تحت کام کرتے ہوئے تعمیراتی کاموں میں سامان کی فراہمی پر ٹیکس کا تخمینہ لگایا تھا۔ درخواست گزاروں نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ تخمینہ کارروائی کی قانونی حیثیت کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ حکومت ہند ایکٹ 1935 کے شیڈول VII کی فہرست II میں اندراج 48 کے تحت صوبہ پنجاب کی قانون سازی کے پاس تعمیراتی کاموں میں مواد کی فراہمی پر ٹیکس عائد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ حقیقت میں ان مواد کی فروخت یا قانون میں کوئی فروخت نہیں ہوتی ہے۔ اور یہ کہ ایکٹ کی وہ توجیحات جو ایسا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں، انتہائی مضحکہ خیز تھیں۔ تشخیص کرنے والے حکام نے دعویٰ کیا کہ درخواست کنندگان کی طرف سے حکومت کے ساتھ کیے گئے تعمیراتی معاہدے کی حقیقی تعمیر پر یہ مواد کی فروخت کے لیے ایک الگ معاہدہ ہے اور خاص طور پر

حکومت کی طرف سے جاری کردہ معاہدوں کی طباعت شدہ عمومی شرائط میں ظاہر ہونے والے قواعد کے قاعدہ 33 پر انحصار کرتا ہے:

قرار پایا گیا کہ درخواست کنندگان کی طرف سے تعمیرات میں استعمال ہونے والے مواد کی کوئی فروخت نہیں کی گئی اور اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا۔

قاعدہ 33 جس میں کہا گیا ہے کہ جگہ پر لایا گیا مواد حکومت کی ملکیت بن جائے گا لیکن یہ کہ جب کام آخر کار مکمل ہو جائے گا تو اضافی مواد واپس آجائے گا اور ٹھیکیدار کی ملکیت بن جائے گا، اس کا مقصد یہ ہے کہ تعمیر میں صحیح قسم کے مواد کا استعمال کیا جائے اور عمارتوں کی تعمیر کے لیے ایک ایک مدتی معاہدے کو اس میں استعمال ہونے والے مواد کی فروخت کے معاہدے میں تبدیل کرنے کا اثر نہیں پڑتا ہے۔

اس کے بعد ریاست مدراس بنام گیمن ڈمکرلی اینڈ کمپنی (مدراس) لمیٹڈ، [1959] ایس سی آر 379 آیا۔

ٹرپ بنام ار میٹیج، (1839) 4 ایم اینڈ ڈبلیو 687 اور ریڈ بنام میکسٹ اینڈ گرے، [1904] اے سی 223، پر انحصار کیا۔

اصل دائرہ اختیار: 1957 کی پٹیشن نمبر 128۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے گوپال سنگھ۔

جواب دہندگان کے لیے این ایس بندر اور ٹی ایم سین۔

1958.7 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ ویکنٹار امار جیسٹس نے سنایا۔

یہ آئین کے دفعہ 32 کے تحت ایک پٹیشن ہے، اور ہمارے فیصلے کے لیے اس میں جو سوال اٹھایا گیا ہے وہ ایسٹ پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948 (XLVI ایسٹ پی بی سال 1948)، جسے بعد میں ایکٹ کہا گیا ہے، کی کچھ توضیحات جواز کے بارے میں ہے۔ تعمیراتی کاموں میں مواد کی فراہمی پر ٹیکس عائد کرتا ہے جسے فروخت سمجھا جاتا ہے۔

اس مرحلے پر ایکٹ کی متعلقہ توضیحات کا حوالہ دینا آسان ہوگا۔ دفعہ 2(c) "معاهدہ" کو معنی کے طور پر بیان کرتا ہے،

"نقد یا موخر اداائیگی یا دیگر قیمتی اداائیگی کے لیے کوئی معاہدہ۔"

(i) کسی عمارت، سڑک، پل یا دیگر غیر منقولہ جائیداد کی تعمیر، فٹنگ، بہتری یا مرمت؛ یا

(ii) کسی عمارت یا دیگر غیر منقولہ جائیداد سے منسلک کسی بھی مشینری کی تنصیب یا مرمت۔

"دفعہ 2(d) میں ڈیلر کی تعریف سامان کی فروخت یا فراہمی کے کاروبار میں مصروف کسی بھی شخص کے طور پر کی گئی ہے۔ دفعہ 2(h) "فروخت" کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ "نقد یا موخر اداائیگی یا دیگر قیمتی اداائیگی کے لیے سامان میں جائیداد کی منتقلی، بشمول معاہدے پر عمل درآمد میں شامل سامان میں جائیداد کی منتقلی۔....." "ٹرن اور" کی تعریف دفعہ 2(j) میں اس طرح کی گئی ہے کہ "کسی بھی معاہدے کو انجام دینا، اس طرح کے حصے سے کم جو اس طرح کی رقم سے مقرر کیا جاسکتا ہے، جو اس طرح کے معاہدے کو انجام دینے میں استعمال ہونے والے مواد کی لاگت سے مزدوری کی لاگت کے معمول کے تناسب کی نمائندگی کرتا ہے"۔ دفعہ 4(1) نافذ کرتی ہے کہ،

"..... ہر وہ ڈیلر جس کا مجموعی کاروبار اس ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے کے سال کے دوران قابل ٹیکس مقدار سے تجاوز کر گیا ہو، اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد ہونے والی تمام فروخت پر اس ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔"

دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ ٹیکس ہر سال ڈیلر کے قابل ٹیکس کاروبار پر اس شرح پر عائد کیا جائے گا جس کی صوبائی حکومت نوٹیفیکیشن کے ذریعے ہدایت کرے۔ قاعدہ 28 معاہدوں کے حوالے سے قابل ٹیکس غور کی گنتی کا طریقہ تجویز کرتا ہے جیسا کہ دفعہ 2 کی شق (i) کی ذیلی شق (ii) میں فراہم کیا گیا ہے۔

درخواست کنندگان تعمیراتی ٹھیکیداروں کی ایک فرم ہیں۔ دسمبر 1956 میں انہوں نے امبالا چھاؤنی میں "شادی شدہ رہائش" کے نام سے مشہور بعض عمارتوں کی تعمیر کے لیے حکومت کے ملٹری انجینئرنگ سروسز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ معاہدہ کیا اور انہیں 31 جنوری 1957 کو بطور پیشگی 32,000 روپے کی رقم موصول ہوئی۔ 14 فروری 1957 کو، تخمینہ کاری کرنے والی اتھارٹی، جالندور ضلع نے درخواست کنندگان کو مطلع کرتے ہوئے ایک نوٹس جاری کیا کہ چونکہ وہ ایکٹ کی دفعہ

7 کے تحت رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے میں ناکام رہے ہیں، اس لیے یکم اپریل 1955 سے شروع ہونے والی مدت کے لیے دفعہ 18، ذیلی دفعہ (2) کے تحت تخمینہ کاری کی جائے گی، اور ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ اپنی کتب حسابات پیش کریں۔ اور 16 فروری 1957 کو ساعت میں شرکت کی۔ اس کے بعد، درخواست کنندگان نے آئین کے دفعہ 32 کے تحت موجودہ درخواست دائر کی جس میں تخمینہ کاری کی کارروائی کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا۔ اعتراض کی اصل بنیاد یہ تھی کہ صوبہ پنجاب کی قانون سازیہ کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے شیڈول VII کی فہرست II کے اندر راج 48 کے تحت تعمیراتی کاموں میں مواد کی فراہمی پر ٹیکس عائد کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا کیونکہ حقیقت میں ان مواد کی فروخت یا قانون کے مطابق کوئی فروخت نہیں ہوتی تھی۔ اور یہ کہ اس ایکٹ کی وہ توضیحات جو ایسا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں، قانون کے خلاف تھیں۔ یہ سوال اب ریاست مدراس بنام گینگن ڈنکر لے اینڈ کمپنی (مدراس) لمیٹڈ میں اس عدالت کے فیصلے سے ختم ہوتا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اندر راج 48 میں "سامان کی فروخت" کی وہی درآمد ہے جو انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930 میں ہے، کہ عمارتی معاہدہ میں اس طرح کے مواد کی فروخت نہیں ہے، اور اس کے مطابق صوبائی قانون سازیہ کو اندر راج 48 کے تحت اس پر ٹیکس لگانے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

اس نقطہ نظر میں، اب ہمیں جواب دہندگان کے لیے مسٹر بندرا کی طرف سے پیش کردہ اس دلیل پر غور کرنا ہوگا کہ درخواست کنندگان کی طرف سے حکومت کے ساتھ کیا گیا عمارتی معاہدہ کاموں کی تعمیر کے لیے آسان قرارداد نہیں تھا، بلکہ یہ کہ اس کی حقیقی تعمیر پر، اس میں مواد کی فروخت کے لیے ایک الگ معاہدہ شامل تھا۔ اگر یہ ثابت کیا جاسکتا ہے، تو یہ متدعو یہ نہیں ہے کہ جواب دہندگان کو اعتراض شدہ توضیحات کے علاوہ بھی لین دین پر ٹیکس لگانے کا حق حاصل ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ کیا درخواست کنندگان کا حکومت کے ساتھ تعمیر کا قرارداد ایک اور ناقابل تقسیم تھا، یا یہ مواد کی فروخت کے معاہدے اور کام اور مزدوری کے معاہدے کا مجموعہ تھا۔ ہمارے سامنے رکھے گئے ثبوت ہمیں معاہدے کے حقیقی کردار کے بارے میں کوئی شک نہیں چھوڑتے ہیں۔ جہاں ٹینڈر طلب کیے گئے اور موصول ہوئے وہ ایک یکمشت کے کاموں کو انجام دینے کے لیے تھے، اور 15 دسمبر 1956 کو درخواست کنندگان کے ٹینڈر کی قبولیت میں، ڈپٹی چیف انجینئر نے کہا:

"مندرجہ بالا ٹینڈر کو میں نے صدر ہند کی طرف سے 9,74,961 روپے کی رقم کے ساتھ قبول کیا تھا"۔

یہ رقم کس طرح جمع کی جاتی ہے جواب کے بیان کے ضمیمہ E میں دی گئی ہے۔ اس سے یہ دیکھا جائے گا کہ درخواست کنندگان کو نو بلاکس تعمیر کرنے تھے، اور ہر بلاک کو ایک یونٹ کے طور پر مانتے ہوئے رقم طے کی جاتی ہے، اور اعداد و شمار جمع کیے جاتے ہیں۔ اس ثبوت پر یہ ماننا ممکن ہے کہ درخواست کنندگان کی طرف سے حکومت کو مواد کی فروخت کے لیے کوئی معاہدہ ہوا تھا۔

جواب دہندگان کے لیے حکومت کی طرف سے جاری کردہ معاہدوں کی طباعت شدہ عمومی شرائط میں ظاہر ہونے والے قواعد پر انحصار رکھا گیا تھا۔ قاعدہ 33 جس پر خاص طور پر انحصار کیا گیا تھا:

جگہ پر لائے گئے تمام اسٹور اور مواد حکومت کی ملکیت بن جائیں گے اور G.E کی پیشگی تحریری منظوری کے بغیر جگہ سے نہیں ہٹائے جائیں گے۔ لیکن جب بھی کام آخر کار مکمل ہو جائے گا، ٹھیکیدار اپنے خرچ پر جگہ سے تمام اضافی اسٹوروں اور مواد کو فوری طور پر ہٹا دے گا جو اصل میں اس کے ذریعہ فراہم کیے گئے تھے اور اس طرح کے ہٹانے پر، وہ دوبارہ بحال ہو جائے گا اور ٹھیکیدار کی ملکیت بن جائے گا۔

یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ مواد کو حکومت کے حوالے کرنے والے اس التزام کا اصل اثر یہ ہے کہ ان مواد کو اسے فروخت کیا گیا ہے۔ جب قواعد کی دیگر توضیحات کو مد نظر رکھا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ یہ اصول کا صحیح معنی نہیں ہے۔ اس طرح وہ مواد جو تعمیر میں استعمال ہوتے ہیں۔ حکام کی طرف سے صحیح معیار کے طور پر منظوری دی جانی چاہیے، اور اس کے بعد بھی ان کی مذمت کی جاسکتی ہے۔ اگر وہ معاہدے کے مطابق یا کمتر معیار کے نہ ہوں تو تعمیر مکمل ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں ٹھیکیدار کو انہیں ہٹانا پڑتا ہے اور مناسب مواد کے ساتھ دوبارہ تعمیر کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح قیود اور اوپر مذکور قاعدہ 33 میں وہ شرائط عام طور پر تعمیراتی معاہدوں میں اس بات کو یقینی بنانے کے مقصد سے داخل کی جاتی ہیں کہ تعمیر میں صحیح قسم کے مواد کا استعمال کیا جائے نہ کہ ان کی خریداری کے ارادے سے۔ اگر قاعدہ 33 کو جگہ پر لائے جانے پر حکومت کو مواد کی فروخت کے ذریعے کام کرنے کے طور پر سمجھا جانا ہے، تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے کہ کام کی تکمیل کے بعد باقی اضافی مواد کو حکومت نے ٹھیکیدار کو دوبارہ فروخت کیا ہو، اور اس کے لیے دعویٰ نہیں کیا جاتا ہے۔

ٹرپ بنام ارمیٹیج (1) میں، ایک بلڈر جو ہوٹل کی تعمیر میں مصروف تھا، دیوالیہ ہو گیا، اور دیوالیہ پن میں تفویض کردہ افراد اور ہوٹل کے مالکان کے درمیان کچھ کے عنوان کے بارے میں تنازعہ پیدا ہوا۔ لکڑی کے سیش فریم جو دیوالیہ کے ذریعہ ہوٹل کے احاطے میں پہنچائے گئے تھے اور کلرک کے ذریعہ منظور کیے گئے تھے اور لگانے کے مقصد سے دیوالیہ کو واپس کر دیے گئے تھے۔ مالکان کی جانب سے دلیل تھی کہ سامان کو ان کے مساحت کنندہ کی طرف سے منظور کیے جانے کے بعد، انہیں معاہدہ کے لیے مختص کیا جانا چاہیے اور اس میں موجود جائیداد انہیں منتقل کر دی جانی چاہیے۔ اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے، پارک بی نے مشاہدہ کیا:

"یہ کہا جاتا ہے کہ مدعا علیہان کی طرف سے قبولیت کو تشکیل دینے کے لیے مساحت کنندہ کی منظوری کافی ہے؛ لیکن یہ کہ تصدیق بطور نیت بالکل نہیں دی گئی؛ یہ صرف اس بات کا یقین کرنے کے لیے ہے کہ وہ ایسے مواد ہیں جو اس مقصد کے لیے موزوں ہیں؛ اور اس منظوری کے باوجود، یہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب انہیں بڑے معاہدے کی کارکردگی میں رکھا جاتا ہے، اور گھر میں مقرر کیا جاتا ہے، جس کے لیے انہیں ادائیگی کی جاتی ہے۔"

ریڈ بنام میکبیٹھ اینڈ گرے (1) میں، حقائق ایک جیسے تھے۔ یہ تنازعہ بعض پلیٹوں سے متعلق تھا جنہیں ٹھیکیداروں نے جہاز میں نصب کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔ ان پلیٹوں کو مساحت کنندہ نے پاس کیا تھا اور ان پر جہاز کا نمبر اور نشانات کے ساتھ نشان زد کیا گیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ہر پلیٹ کو جہاز میں کس مقام پر قابض ہونا ہے۔ جہاز کے مالکان نے ان پلیٹوں پر اس بنیاد پر دعویٰ کیا کہ ان کے مساحت کنندہ کی منظوری اور نشانات کی وجہ سے اس میں موجود جائیداد ان کے حوالے کی جانی چاہیے اور اس کے مطابق ٹھیکیداروں کے دیوالیہ ہونے کی وجہ سے تفویض کردہ افراد ان پر دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس دلیل کو ایوان بالانے مسترد کر دیا، جس کا موقف تھا کہ جن حقائق پر انحصار کیا گیا ہے وہ جہاز کی تعمیر کے معاہدے کے علاوہ مواد کی فروخت کا معاہدہ قائم نہیں کرتے ہیں، اور یہ کہ مواد کا حق جہاز مالکان کو نہیں جاتا ہے۔ موجودہ معاملے میں بھی صورتحال ہے۔ قاعدہ 33 عمارتوں کی تعمیر کے لیے ایک ایک مدتی معاہدے کو اس میں استعمال ہونے والے مواد کی فروخت کے معاہدے میں تبدیل کرنے کا اثر نہیں رکھتا ہے۔ لہذا ریاست مدراس بنام گینن ڈنکرلی اینڈ کمپنی (مدراس) لمیٹڈ (2) کے فیصلے کے بعد یہ فیصلہ لیا جانا چاہیے کہ درخواست کنندگان کی طرف سے ان کی تعمیرات میں استعمال ہونے والے مواد کی کوئی فروخت نہیں ہوئی ہے، اور اس پر کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا ہے۔

درخواست کنندگان کے وکیل نے دو دیگر دلائل اٹھائے، لیکن وہ غیر متزلزل ہیں اور جلد ہی نمٹائے جاسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ دفعہ 2 (j) کی شق (2) میں "ٹرن اوور" کی تعریف میں، جو موجودہ معاملے پر لاگو ہوتا ہے، سامان کی فروخت کا کوئی حوالہ نہیں ہے، اور اس کے مطابق، اگر فہرست II میں اندراج 48 کی وسیع معنوں میں تشریح کی جائے تو بھی، اصل میں نافذ کی گئی شق نہیں ہے، درحقیقت، کام کے معاہدوں میں مواد کی فراہمی پر ٹیکس لگائیں، اسے فروخت کے طور پر سمجھیں۔ لیکن چارجنگ دفعہ 4 (1) ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ٹیکس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد ہونے والی فروخت کے سلسلے میں مجموعی کاروبار پر ہے، اور واضح ارادہ یہ ہے کہ کام کے معاہدوں میں مواد کی فراہمی کو قابل ٹیکس کاروبار کے زمرے میں شامل کیا جائے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ "دفعہ 2 (d) میں ڈیلر کی تعریف کے لیے ضروری ہے کہ وہ شخص سامان فروخت کرنے یا سپلائی کرنے کے کاروبار میں مصروف ہو، کہ درخواست کنندگان جو ٹھیکیدار بنا رہے تھے وہ سامان فروخت کرنے یا سپلائی کرنے کے کاروبار میں نہیں بلکہ عمارتوں کی تعمیر کے کاروبار میں مصروف تھے، اور اس لیے وہ اس تعریف کے مطابق ڈیلر نہیں تھے، اور چونکہ دفعہ 4 کے تحت ٹیکس صرف ایک ڈیلر پر عائد کیا جاسکتا ہے، درخواست کنندگان ٹیکس کے ذمہ دار نہیں تھے۔ لیکن اگر تعمیراتی کاموں میں مواد کی فراہمی کو فروخت سمجھا جاسکتا ہے، تو واضح طور پر ٹھیکیداروں کی تعمیر۔ مواد کی فروخت میں مصروف ہیں، اور وہ ایکٹ کے تحت "ڈیلرز" کی تعریف کے اندر ہوں گے۔ اس دلیل میں بھی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

تاہم، درخواست گزار اس بنیاد پر کامیاب ہونے کے حقدار ہیں کہ اعتراض کی توضیحات اندراج 48 کے ذریعہ عطا کردہ اختیار کے اندر نہیں ہیں، اور ممانعت کی رٹ کو اسی کے مطابق مدعا علیہان کو تعمیراتی معاہدوں میں درخواست کنندگان کے ذریعہ فراہم کردہ مواد کے سلسلے میں ٹیکس تخمینہ کاری کے لیے کارروائی کرنے سے روکنا چاہیے۔ ہم فریقین کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

درخواست کی اجازت دی گئی۔